



سوال

(523) آیات عذاب یا آیات انعام سن کرجواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسی طرح جب قاری صاحب آیات عذاب یا آیات انعام تلاوت کرتا ہے تو کیا سامعین اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ اگر دے سکتے ہیں تو سراً ہونا چاہئے یا جہراً۔ نیز حالت نماز میں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سامع یا مقتدی کا قاری کی تلاوت سے بعض آیات کا جواب دینا احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں، البتہ قاری یا امام کے لئے ثابت ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے رات کی نماز کی کیفیت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ جب کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو تسبیح کرتے اور جب سوال (والی آیت) سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ (والی آیت) سے گزرتے تو پناہ پکڑتے۔ "صحیح مسلم، باب انتحباب تطویل القراءة فی صلاة اللیل، رقم: ۷۷۲، سنن النسائی، باب تسویة القيام والزکوع، والقیام بعد... الخ، رقم: ۱۶۶۳"

عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز جمعہ میں **سَبَّحْ اسْمَ رَبِّكَ الِاعْلَى (الاعلیٰ: ۱)** پڑھنے پر **سُبْحَانَ رَبِّيَ الِاعْلَى** کہا۔ بیہقی (۲/ ۳۱۱) مصنف عبدالرزاق (۲/ ۳۵۱) "مصنف عبدالرزاق، باب الرُّجُلُ يَذْعُوْنَ لَيْسِي فِي دُعَائِهِ، رقم: ۳۰۵۰، السنن الكبرى للبيهقي، باب الوُقُوفِ عِنْدَ آيَةِ الرَّحْمَةِ وَآيَةِ الْعَذَابِ وَآيَةِ التَّسْبِيحِ، رقم: ۳۶۹۳" اس اثر کی سند صحیح ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس موقع پر یہی کلمات کہنا بسند حسن ثابت ہے۔ (ایضاً) تفصیل کیلئے ملاحظہ ہواقوال المقبول فی تخریج و تعلیق صلوة الرسول ﷺ

اس موضوع پر عرصہ قبل ماہنامہ "محدث" میں ایک تفصیلی فتویٰ جواب درجواب شائع شدہ ہے جو ارباب ذوق کیلئے کافی مفید ہے۔ اس فتویٰ میں حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری، سید نذیر حسین دہلوی کی آراء پر تعلیقات کے علاوہ مولانا عطاء اللہ حنیف کا تبصرہ بھی بڑی تفصیل سے موجود ہے۔ دیکھئے محدث: ج ۹، عدد ۱، صفحات ۲۳ تا ۲۴ بابت دسمبر ۱۹۷۸ء

هذا عندي والله اعلم بالصواب



كتاب الصلوة: صفحہ: 461

محدث فتویٰ